اختلافات ائمہ کی شرعی حیثیت

بارہواں فقہی سمینار منعقدہ: ۵-۸ رذی قعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱-۱۴ رفروری ۲۰۰۰ء، دارالعلوم الاسلامیہ، بستی، یوپی

اسلامک فقہ اکیڈمی کے بارہویں فقہی سمینار منعقدہ ۱۱ تا ۱۴ رفروری ۲۰۰۰ء بمقام دارالعلوم الاسلامیہ بستی کے موضوعات میں ایک موضوع ''اختلافات ائمہ کی شرعی حیثیت'' تھا، اس موضوع پر ۳۷ مقالات اکیڈمی کو موصول ہوئے جن کی تلخیص شرکاء کے سامنے پیش کی گئی اور پھر بحث ومباحثہ کے بعد ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ارکان کے نام یہ ہیں:

۱- جناب مولانا زبیر قاسمی صاحب

۲- جناب مولانا یعقوب اسماعیل منشی صاحب

۳- جناب مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی صاحب

۴- جناب مفتی نسیم احمد قاسمی صاحب

۵- جناب مولانا احمد دیولوی صاحب

۶- جناب مولانا ابوسفیان مفتاحی صاحب

۷- جناب مولانا ابوالعاص وحیدی صاحب

۸- جناب مولانا اختر امام عادل صاحب

شرکائے سمینار کے درمیان کمیٹی کے پیش کردہ تجاویز پر بحث ومباحثہ کے بعد باتفاق علماء جو فیصلے کیے گئے وہ درج ذیل ہیں:

۱- احکام شرعیہ کے دو حصے ہیں: منصوص اور غیر منصوص، منصوص سے مراد وہ احکام شرعیہ ہیں جو کتاب وسنت میں مذکور ہیں، اور غیر منصوص سے مراد وہ احکام ہیں جن کا تعلق ائمہ مجتہدین اور فقہاء امت کے اجتہاد واستنباط سے ہے۔ بلاشبہ ائمہ وفقہاء کے اجتہادات واستنباطات اور ان کا فقہی ذخیرہ ہمارا قیمتی سرمایہ اور شریعت اسلامیہ کا حصہ ہیں۔

۲- ائمہ مجتہدین کے درمیان مسائل میں جو اختلاف رائے ہے وہ اختلاف حق وباطل نہیں ہے؛ بلکہ مختلف فیہ مسائل کی ایک بڑی تعداد وہ ہے جن میں افضل، غیر افضل، راجح، غیر راجح کا اختلاف ہے، باقی مسائل میں اختلاف کی نوعیت یہ ہے کہ ایک رائے صواب باحتمال خطا اور دوسری رائے خطا باحتمال صواب پر محمول ہے۔

۳- عامی جو کتاب وسنت اور دلائل شرعیہ سے واقف نہیں ہے، اس کے لئے راہِ عمل یہ ہے کہ وہ کسی معتمد ومستند عالم دین سے مسئلہ شرعی معلوم کر کے اس پر عمل کرے، وہ اسی طرح شریعت پر عمل پیرا قرار دیا جائے گا۔

۴- ائمہ مجتہدین کی آراء پر عمل کرنے والی مختلف جماعتوں یا افراد کا ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنا یا ان اکابر سلف کی مذمت کرنا یا ان کے فقہی استنباطات کو تمسخر کا نشانہ بنانا قطعاً حرام ہے اور یہ کسی مسلمان کے لئے دنیا وآخرت میں سخت بدنصیبی اور خسارہ کا سبب ہے۔

۵- اختلافی مسائل میں سلف صالحین کی روش رواداری، ادب واحترام، ایک دوسرے کے مقام ومنصب کو ملحوظ رکھنے اور ان کے

علوم ومعارف کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھنے کی رہی ہے، ان حضرات نے علمی مباحثات میں ان آداب کی پوری رعایت کی ہے، بلاشبہ سلف صالحین کی روش ہمارے لئے مشعل راہ ہے، افراد امت کی ذمہ داری ہے کہ اسی روش کو اختیار کریں اور اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال پر چلیں۔

٦- اگر وقت اور حالات کی تبدیلی سے معاشرہ کسی مشکل صورت حال کا شکار ہو اور ائمہ مجتہدین کی فقہی آراء میں سے ایک پر عمل حرج اور دشواری کا باعث ہو اور دوسری فقہی رائے پر عمل سے یہ حرج دور ہو جائے تو ایسی صورت میں علماء وفقہاء جو اصحاب ورع وتقویٰ اور ارباب علم وفہم ہوں ان کے لئے دوسری رائے پر فتویٰ دینا جائز ہے جو باعث دفع حرج ہو؛ البتہ اس طرح کے مسائل میں انفرادی طور پر فتویٰ دینے کے بجائے اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے۔

٧- ایسے مسائل جن میں مستند علماء وفقہاء کی ایک جماعت عدول کی ضرورت سمجھے اور مسئلہ مجتہد فیہ میں ایک خاص فقہی رائے کو دفع حرج کے لئے اختیار کرے اور اس پر فتویٰ دے، اور دوسری جماعت اس سے اختلاف کرے اور اس فقہی رائے کو اختیار کرنے کی ضرورت محسوس نہ کرے، ایسی صورت میں عام لوگوں کے لئے اس رائے پر عمل کرنا جائز ہے جس میں عدول کر کے سہولت کی راہ اختیار کی گئی ہے، اور اصحاب افتاء کے لئے اس رائے پر بھی فتویٰ دینا جائز ہے۔

☆☆☆